5202-مسلمان خاوند کی صفات

سوال

میری عمر اٹھارہ برس ہے اور تقریبا پانچ بار میرا رشتہ آیا ہے لیکن میں انکار کرتی رہی کیونکہ ابھی میں چھوٹی تھی اور اب میں شادی کرنے کا سوچ رہی ہوں میرا سوال یہ ہے کہ :
وہ کونسی ایسی چیز ہے جو میرے لیے تلاش کرنی ضروری اور واجب ہے تاکہ میں کسی اچھے مسلمان کو حاصل کرسکوں اور وہ کونسی اشیاء ہیں جنہیں دیکھنا اہم ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہم سوال کرنے والی بہن کے مشکور ہیں کہ وہ ایسی صفات تلاش کر رہی ہے جو اسے ایک نیک و صالح خاوند اختیار کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوں ان شاء اللہ، ذیل میں ہم وہ اہم اور ضروری صفات ذکر کرتے ہیں جو آپ کے اختیار کردہ خاوند میں ہونا ضروری ہیں یا جسے آپ اپنے لیے خاوند اور اپنی اولاد کے لیے باپ بنانا چاہتی ہیں اگر اللہ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہماری دعا ہے آپ کو ان دونوں نعمتوں سے نوازے.

دین :

یہ ایسی صفت ہے جو اس شخص میں پائی جانی چاہیے جس سے آپ شادی کرنا چاہتی ہوں، اس لیے وہ خاوند مسلمان ہو اور اپنی زندگی کے سارے امور میں اسلامی تعلیمات کا التزام کرتا ہو، اور عورت کے ولی کو بھی چاہیے کہ وہ ظاہر کو مت دیکھے بلکہ اس امر کو ضرور تلاش کرے اور دین دیکھے اور سب سے اعلی اور بڑی چیز اس کے متعلق دریافت کرنے والی یہ ہے کہ آیا وہ نماز ادا کرتا ہے یا نہیں.

کیونکہ جو شخص اللہ کے حقوق ضائع کرنے والا ہو وہ مخلوق کے حقوق کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوتا ہے، اور مومن شخص اپنی بیوی پر ظلم نہیں کرتا، کیونکہ جب وہ بیوی کو پسند کرتا اور اس سے محبت کرتا ہے تو اس کی عزت کرتا ہے اور اس اگر اس سے محبت نہ بھی کرے تو اس کی توہین نہیں کرتا اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے.

اور اس کا وجود غیر مسلموں میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور البتہ مومن غلام مشرک سے زیادہ بہتر اور اچھا ہے چاہے (مشرک) تمہیں پسند ہو}.

اور فرمان باری تعالی ہے :

{یقینا تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و اکرام والا متقی و پرہیزگار ہے}.

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

{اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے ہیں، اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اوراخلاق کو پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں عظیم فتنہ وفساد بپا ہوگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (866) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دین کے ساتھ اچھے خاندان والا بھی ہونا چاہیے، اوراس کا نسب نامہ معروف ہو، چنانچہ اگر عورت کے ہاں دو مردوں کے رشتے آئیں اور دونوں ہی دین میں برابر ہوں تو ان میں سے اچھے خاندان والا جو اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں مشہور ہو اس کو مقدم کیا جائے، جبکہ دوسرے کو دین کی وجہ سے افضل نہیں کیا جائیگا کیونکہ خاوند کے اقربا کا نیک وصالح ہونا اس کی اولاد پر اثرانداز ہوگا، اور پھر اصل اور نسل کا اچھا ہونا بہت ساری خرابیوں سے دور لے جاتا ہے، اور آباء واجداد کی نیک وصالح ہونا پوتوں کے لیے بھی فائدہ مند ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور رہی دیوار تو وہ دو یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں تھے اوراس کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اوران دونوں کا والد نیک وصالح تھا، چنانچہ تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں بالغ ہوجائیں اوراپنا خزانہ نکال لیں، یہ تیرے رب کی جانب سے رحمت ہے}.

دیکھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کس طرح ان بچوں کے باپ کی موت کے اس کا مال محفوظ رکھا جو کہ والد کے نیک وصالح اور متقی ہونے کی وجہ سے اس کی عزت واکرام تھا، تو اسی طرح نیک وصالح خاندان سے اور عزت وتکریم والے والدین سے خاوند اختیار کرنے میں بھی اللہ تعالی اس کے معاملات کو آسان کریگا اور والدین کی عزت واکرام کی وجہ سے اس کی حفاظت فرمائیگا.

اس کا مالدار ہونا بھی بہتر ہے. جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ اوراپنے گھر والوں کی عفت کو محفوظ رکھ سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو تین اشخاص کے متعلق مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

رہا معاویہ تو وہ تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1480).

اس میں یہ شرط نہیں کہ وہ تاجر اور غنی ہی ہو، بلکہ یہی کافی ہے کہ اس کے پاس آمدنی کا ذریعہ ہو، یا پھر اتنا مال ہو کہ وہ اپنی اوراپنے گھر والوں کی عفت کو محفوظ رکھے اور لوگوں سے مستغنی ہو، اور اگر ایک مالدار رشتہ ہو اور دوسرا دین والا تو پھر دین والے کو مال پر مقدم کیا جائیگا.

اور یہ مستحب ہے کہ وہ شخص نرم دل اور عورت کے لیے رحمدل ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو مندرجہ بالا حدیث میں فرمایا تھا:

"رہا ابوجہم تو وہ اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا"

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ عورتوں کو کثرت سے زدکوب کرتا ہے.

اور بہتر ہے کہ ہونے والا خاوند بدن کا صحیح اور عیب سے پاک ہو مثلا بیماریوں وغیرہ اور عاجزی وبانجھ پن وغیرہ سے.

اور مستحب ہے کہ وہ کتاب وسنت کا عالم ہو، اگر ایسا ہو تو یہ بہتر ہے وگرنہ اس جیسا شخص ملنا مشکل ہے.

عورت کے لیے رشتہ آنے والے شخص کو دیکھنا مستحب ہے، جس طرح مرد کو لڑکی دیکھنی مستحب ہے، اور اسے ظاہری طور پر محرم کی موجودگی میں دیکھا جائے، اور اس میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اسے علیحدگی میں اکیلی دیکھے یا اس کے ساتھ اکیلی گھومنے پھرنے نکلے، یا پھر بغیر کسی ضرورت کے کئی ایک بار ملاقات کرے.

عورت کے ولی کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری میں موجود لڑکی کے لیے کوئی اچھا رشتہ تلاش کرے اور اس کے ساتھ رہنے والوں اور اس کو جاننے والوں سے دریافت کرے جس کے دین اور امانت کا اسے اعتبار ہو، تا کہ وہ اس رشتہ کے متعلق اسے صحیح رائے دیں سکیں

اس سب کچھ سے قبل اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالی اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کرے اور اسے کوئی اچھا اختیار کرنے کی توفیق دے اور اسے رشد و ہدایت نصیب فرمائے، پھر اس کے بعد وہ کسی ایک شخص کے متعلق فیصلہ کرے، اور اس کے لیے استخارہ کرنا مشروع ہے.

نماز استخارہ کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2217) کے جواب کا مطالعہ کریں، اور پھر پوری کوشش صرف کرنے کے بعد اللہ پر توکل کریں، یقینا وہ بہت ہی اچھا مددگار ہے.

ماخوذ از: جامع احکام النساء تالیف مصطفی العدوی اس میں کچھ زیادہ بھی کیا گیا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ کو رشد عطا کرے، اور آپ کو نیک و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے، یقینا وہ اس پر قادر ہے اور اس کا ولی ہے اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.